مرد اور عورت کے حج میں فرق

مولانا مفتی ابراھیم صادق آبادی

رکن ماھنامہ احتشام کراچی

سوال: مرد و عورت کے حج میں کن کن احکام کا فرق ہے؟ قدرے تفصیل سے بیان کیجئے۔ (ام محمد۔ کراچی)۔

جواب: حج کے فرائض وواجبات اور عام احکام تو دونوں میں مشترک ہیں البتہ چند احکام میں عورت کا حج مرد سے مختلف ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) اگر گھر سے مکہ مکرمہ تک تین دن کا سفر ہے تو عورت کے لئے محرم یا خاوند کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔ عورت خواہ جوان ہو یا بوڑھی۔ قریب البلوغ لڑکی کا بھی وہی حکم ہے جو جوان عورت کا۔ لہٰذا وہ بھی بلا محرم سفر نہیں کر سکتی:

والصبیة التی لم تبلغ حد الشھوة المسافر بلا محرم فان بالغتھا لا تسافر الا بہ .

(غنیة الناسک فی بغیة المناسک ص ۱۰).

تنبیہ: شرعی سفر کی مسافت کو تین دن کا سفر ہے (جس کی مقدار بہتر (۷۲) کلومیٹر بنتی ہے) مگر حالات زمانہ کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے فتویٰ دیا ہے کہ ایک دن کا بھی سفر محرم کے بغیر جائز نہیں: **وروی عن ابی حنیفة وابی یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنھما کراھة خروجھا مسیرة یوم واحد وینبغی ان یکون الفتوی علیہ الفساد الزمان . اھ (غنیة المناسک ص ۱۰) .**

اگر عورت پر حج فرض ہو گیا اور محرم میسر نہیں تو انتظار کرتی رہے اگر مرتے دم تک محرم نہ ملے تو حج بدل کی وصیت کر جائے۔

(کذافی احسن الفتاویٰ ص ۵۳۲ ج ۴) .

(۲) مرد احرام کے لئے غسل یا وضو کرنے کے بعد سلے ہوئے کپڑے اتار دے اور احرام کی چادریں استعمال کرے، لیکن عورت بدستور سلے ہوئے کپڑے پہنی رہے۔ اسی طرح جوتا بھی جس قسم کا چاہے استعمال کر سکتی ہے، واضح رہے کہ احرام سے پہلے غسل یا وضو نظافت وصفائی کے لئے ہے، لہٰذا عورت اگر حالت حیض یا نفاس میں ہے تب بھی اس کے لئے مستحب ہے کہ غسل یا کم از کم وضو کر لے۔ لیکن دوگانہ احرام نہ پڑھے بلکہ قبلہ رخ بیٹھ کر تلبیہ پڑھ لے: **وھذا الغسل للنظافة وازالة الرائحہ لا للطھارة......ویستحب للحائض والنفساء قبل انقطاع دمھا اھ. (غنیہ ص ۳۵) .**

(۳) احرام کے لئے ایک بار تلبیہ کہنا فرض ہے اس کے بعد اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ہر وقت اس کی کثرت مستحب ہے لیکن مرد کے لئے مسنون طریقہ یہ ہے کہ قدرے بلند آواز سے تلبیہ کہے اور عورت کے لئے ضروری ہے کہ اس قدر پست آواز

سے تلبیہ کہے کہ صرف خود سن سکے:

(او امرأة) فانها لا ترفع صوتها بل تسمع نفسها لا غير كما صرح به شارح الكنز ولان صوتها عورة ا ه.(مناسک ملاعلی القاری ص ۱۰۴) .

(۴) مکۃ المکرمہ پہنچتے ہی سب سے پہلے مسجد حرام میں حاضری دی جاتی ہے، لیکن عورت اگر حالت حیض یا نفاس میں ہے تو مسجد میں داخل نہ ہو۔

(۵) حالت حیض ونفاس میں عورت کے لئے طواف (خواہ کسی قسم کا ہو) ممنوع ہے۔ طواف کے سواح کے تمام احکام پورے کرسکتی ہے۔ جیسے احرام، تلبیہ، وقوف عرفہ، وقوف مزدلفہ، رمی جمرات، قربانی، قصر۔ (بال کتروانا) وغیرہ۔

(۶) عورت کے لئے طواف میں ان باتوں کی رعایت ضروری ہے: اس کے طواف میں اضطباع ہے نہ ہی رمل، اس کے لئے دن کی بجائے رات میں طواف مستحب ہے اور مہلت کم ہے تو مردوں کے ساتھ طواف کرلے مگر ممکن حد تک احتیاط برتتے ہوئے مثلاً مردوں سے ہٹ کر مطاف کے کنارے کنارے چلتی رہے یا دوسری تیسری منزل پر جا کر طواف کرے، مردوں کے ہجوم میں عورت کے لئے حجر اسود کا بوسہ لینا جائز نہیں، ایسی حالت میں مقام ابراہیم پر دوگانہ طواف ادا کرنا بھی جائز نہیں، اس کے بجائے مسجد بلکہ حدود حرم میں جہاں سہولت ہو پڑھ لے۔

(۷) طواف کی طرح سعی میں بھی ضروری ہے کہ عورت مردوں سے دور رہے اور ان سے بچ کر چلے۔

میلین اخضرین (دو سبز ستون جہاں آج کل سبز ٹیوب لائٹ جلتی ہیں) کے درمیان مردوں کے لئے دوڑنا مسنون ہے لیکن عورت اس حکم سے مستثنیٰ ہے، وہ اپنی معمول کی رفتار سے چلتی رہے۔

(۸) وقوف مزدلفہ (دس ذی الحجہ کو طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک مزدلفہ میں ٹھہرنا) واجب ہے۔ بلا عذر اس کے ترک سے دم واجب ہوتا ہے، البتہ کوئی کمزور یا بوڑھا آدمی کمزوری کے سبب یا عورت لوگوں کے ازدحام وہجوم کے سبب صبح صادق سے پہلے رات کو ہی منیٰ لوٹ جائے تو جائز ہے اور اس پر دم واجب نہیں:

" ولو ترک الوقوف بها فدفع ليلا فعليه دم الا اذا كان نعذر بان يكون به ضعف او علة او كالت امرأة تخاف الزخام فلا شئ عليه كذا في الهداية و الباب". (غنیہ ص ۸۹) ۔

(۹) رمی جمرات واجب ہے، لیکن جو عورت اس قدر بیمار یا کمزور ہو کہ کھڑی ہو کر نماز ادا نہ کر سکے یا ایسی بیماری تو نہ ہو لیکن شدید ہجوم کے سبب جمرات تک پہنچنا ممکن نہ ہو تو اس کی طرف سے رمی کرلے۔ اگر بلا عذر مرد کو رمی کا حکم دیا یا عذر تو تھا مگر عورت نے حکم نہ دیا اور مرد نے از خود اس کی طرف سے رمی کرلی تو دونوں صورتوں میں ترک رمی کے سبب دم واجب ہوگا۔ اگر عورت کے لئے جمرات تک پیدل پہنچنا ممکن نہ ہو تو سوار ہو کر جانا واجب ہے۔ ہاں اگر سواری میسر نہ ہو تو مرد کو بھیج کر رمی کروا سکتی ہے۔

" السادس ان یرمی بنفسه فلا تجوز النیابة فیه عند القدرة وتجوز عندالعذر " . (غنیه ۱۰۰) .

(قوله کذحمة) عبارة اللباب الا اذا کان لعلة او ضعف او یکون امرأة تخاف الز حام فلا شئ علیه اه......

قلت وهو شامل لخوف عند الرمی. (ردالمحتار ص ۵۱۱ ج ۲) .

(۱۰) دس ذی الحجہ کو رمی کا وقت صبح صادق سے گیارہویں کی صادق تک ہے۔اس میں مسنون وقت طلوع آفتاب سے زوال تک ہے اور مباح وقت زوال سے غروب تک۔ صبح صادق کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے رمی کرنا مکروہ ہے۔اسی طرح دسویں کے غروب سے گیارہویں کی صبح صادق تک بھی مکروہ وقت ہے لیکن اگر ہجوم زیادہ ہو تو ان مکروہ اوقات میں بھی عورتوں کے لئے ،اسی طرح مریض اور کمزور لوگوں کے لئے رمی بلا کراہت جائز ہے۔ان کو دن رات میں جس وقت سہولت ہو رمی کر لیں ۔(ایضاً ص ۱۰۰)۔

(۱۱) حج میں قربانی کے بعد اور عمرہ میں سعی کے بعد مرد کیلئے بال منڈوانا یا کتروانا واجب ہے۔لیکن عورت کیلئے بال منڈوانا حرام ہے ہاں چوتھائی سر کے بال انگلی کے پورے کے برابر کترانا واجب ہے لیکن بال چونکہ چھوٹے بڑے ہوتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ ہاتھ کے پورے سے کچھ زائد کٹوائے تا کہ سب بال آجائیں اور پورے سر کے بال پورے کے برابر کتروانا مسنون ہے۔(غنیۃ ص ۹۳)

(۱۲) طواف زیارت کا وقت ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق سے ۱۲ ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک ہے۔اس کے بعد کسی نے طواف زیارت کیا تو اس پر دم واجب ہوگا۔لیکن عورت اگر ان ایام میں حالت حیض یا نفاس میں ہے تو اس کے لئے طواف جائز نہیں۔ پاک ہونے پر طواف کرے اور اس تاخیر کے سبب اس پر دم وگیرہ کوئی چیز واجب نہیں۔

" فلا شئی علی الحائض بتاخیره اذا لم تطهر الا بعد ایام النحر " . (غنیه ص ۹۵) .

(۱۳) اگر عورت حیض نفاس سے ۱۲ ذی الحجہ کی شام کو ایسے وقت پاک ہوئی کہ غسل کر کے مسجد میں پہنچ کر پورا طواف زیارت یا کم از کم اس کے چار چکر پورے کر سکتی ہے تو اس پر ضروری ہے کہ ایسا کر لے ورنہ دم واجب ہوگا۔ (البحر الرائق ص ۳۴۸ ج ۲)۔

(۱۴) عورت کو احساس ہو گیا کہ اسے حیض آنے والا ہے اور اتنا وقت گزر گیا جس میں پورا طواف یا کم از کم چار چکر پورے کر سکتی ہے لیکن اس نے نہیں کیا اور حیض آگیا تو اس پر دم واجب ہے۔قربانی کے ایام گزرنے کے بعد پاک ہو کر طواف کر لے تب بھی یہ دم ساقط نہ ہوگا، ہاں اگر وقت اتنا کم تھا کہ اس میں چار چکر بھی پورے نہیں کر سکتی تو دم واجب نہیں۔ (البحر الرائق ج ۲ ص ۳۴۸)۔

(۱۵) عورت جب تک حیض ونفاس سے پاک نہ ہو اس کے لئے طواف جائز نہیں۔صحت طواف کے لئے پاک ہونے کا انتظار ضروری ہے اور طواف زیارت چونکہ فرض ہے اس لئے اس کے بغیر حج نہ ہوگا۔ایسی صورت میں انتظار ضروری ہے،طواف چھوڑ کر وطن واپسی قطعاً جائز نہیں جب تک طواف زیارت نہ کرے حالت احرام میں رہے گی،خواہ کتنی ہی مدت گزر جائے۔(غنیۃ ص ۹۵)۔

(۱۶) اگر طواف زیارت سے قبل کسی عورت کو حیض یا نفاس آجائے اور اس کے طے شدہ پروگرام کے مطابق اس کی گنجائش نہ ہو کہ وہ حیض یا نفاس سے پاک ہو کر طواف زیارت کر سکے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر طرح اس کی کوشش کرے کہ اس کے سفر کی تاریخ

آگے بڑھ سکے تا کہ وہ پاک ہوکر طواف زیارت ادا کرنے کے بعد اپنے گھر واپس جاسکے، لیکن اگر ایسی ساری ہی کوششیں ناکام ہوجائیں اور پاک ہونے سے پہلے اس کا سفر ناگزیر ہوجائے تو ایسی حالت میں وہ طواف زیارت ادا کرسکتی ہے یہ طواف زیارت شرعاً معتبر ہوگا اور وہ پورے طور پر حلال ہوجائے گی۔ لیکن اس پر ایک بدنہ (بڑے جانور) کی قربانی بطور دمِ جنابت حدود حرم میں لازم ہوگی۔

(حج وعمرہ کے جدید مسائل اوران کا حل ص ۶۰۰)۔

(۱۷) طواف صدر یا طواف وداع ہر آفاقی (حدود میقات سے باہر رہنے والے شخص) پر واجب ہے البتہ عورت اس موقع پر حالت حیض یا نفاس میں ہو تو طواف صدر اسے معاف ہے۔ مسجد میں اس کا داخلہ چونکہ ممنوع ہے اس لئے رخصتی کے وقت چاہئے کہ مسجد حرام کے کسی دروازہ پر کھڑی ہوکر دعاء کرلے اور رخصت ہوجائے۔

(۱۸) حیض یا نفاس کے سبب عورت طوافِ صدر کئے بغیر واپس جارہی تھی لیکن ابھی مکہ مکرمہ کی آبادی سے نکلی نہ تھی کہ پاک ہوگئی تو اس پر واجب ہے کہ لوٹ آئے اور طواف کرلے ورنہ دم واجب ہوگا اور حدود شہر سے نکل جانے کے بعد پاک ہوئی تو لوٹنا ضروری نہیں۔ (غنیۃ ص ۱۰۲)۔

(۱۹) عورت حج وعمرہ کے موقع پر نمازیں اپنی قیام گاہ پر ادا کرے اور اللہ تعالیٰ سے اسی اجر وثواب کی امید رکھے جو مسجد حرام اور مسجد نبوی کی نماز باجماعت پر مردوں کے لئے موعود ہے۔ نماز کے لئے عورت کو مسجد میں نہ آنا چاہئے، بالخصوص جبکہ مردوں کا ہجوم ہو، ہاں طواف اور کعبہ مکرمہ کی زیارت کے لئے آسکتی ہے۔ اسی طرح روضۂ اقدس کی زیارت کے لئے مسجد نبوی میں بھی آسکتی ہے۔ اس دوران اگر نماز کی جماعت شروع ہو اور عورت مردوں سے الگ کھڑی ہوکر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لے تو نماز ہوجائے گی۔ تاہم فضیلت گھر میں نماز پڑھنے کی ہے۔ (بدائع الصنائع ص ۱۱۳ ج ۲)۔

(۲۰) مدینہ منورہ حاضری کے موقع پر اگر عورت حالت حیض یا نفاس میں ہے تو روضۂ اقدس کی زیارت کے لئے اسے مسجد نبوی میں آنا جائز نہیں۔ ہاں مسجد سے باہر کسی بھی دروازے پر کھڑی ہوکر صلوٰۃ وسلام عرض کرسکتی ہے۔

(۲۱) سفر حج میں کسی خاتون کے شوہر کا انتقال ہوگیا اور اس نے ابھی احرام نہیں باندھا ہے اور اس کے وطن واپسی ممکن ہے تو وہ اپنے وطن واپس جاکر عدت گزارے اور اگر احرام باندھ چکی ہے یا واپسی کا سفر دشوار ہے تو وہ ایام عدت میں حج وعمرہ ادا کرلے۔

(حج وعمرہ کے جدید مسائل اوران کا حل ص ۶۰۰)۔ ......☆☆☆☆☆......

تبصرۂ کتب

تبصرہ کے لئے دوعدد نسخے ارسال کرنا ضروری ہے اور اپنا مختصر سوانحی خاکہ منسلک کردیں....... ادارہ

......☆☆☆☆☆......